جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (26)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ حمد و نعت میں اللہ و رسول کا نام کھینچنے کا حکم
☆ تاش یا لڈو اور کیرم بورڈ وغیرہ کھیلنے کا حکم
☆ احتیاطاً مغرب کی قضا کی جائے تو اس کا طریقہ
☆ جمعہ کے دن اذانِ اوّل کے بعد کوئی دینی کام کرنا
☆ جہاد کے لیے والدین کی اجازت کا حکم ☆ پاکستانی فوج میں ملازمت کا حکم
☆ انگوٹھی میں نفع و نقصان سمجھنے کا حکم ☆ تعویذ لکھوانے، گلے میں لٹکانے کا حکم
☆ نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ونعت میں اللہ ورسول کا نام کھینچنے کا حکم:

سوال: نعت خواں، نعت رسول اور حمد باری تعالیٰ پڑھتے ہیں، اس میں الفاظ کو کھینچتے ہیں اس طرح اللہ و رسول کے ناموں کو کھینچنا کیسا ہے اور ان نعتوں اور حمدوں کا سننا کیسا ہے؟ (ایک سائل)

جواب: اللہ ورسول کا نام ادب واحترام سے لینا لازم ہے، کھینچ کر اللہ یا رسول کا نام لینے میں اگر عرفاً کوئی بے ادبی نہ سمجھی جاتی ہو تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایسی حمد ونعت کو سننا بھی جائز ہے، البتہ اگر اللہ و رسول کا نام ایسے بیہودہ طریقہ سے لیا جائے جس میں بے ادبی کا شائبہ ہو تو اس کی قطعاً گنجائش نہیں، ایسی حمد ونعت کو سننا ناجائز ہے۔

’’اقرأ‘‘ اور ’’اورع‘‘ میں سے امامت کا حقدار کون ہے؟

سوال: پانچ ساتھی جماعت کرنا چاہتے ہیں، ان میں دو کو تجوید کے ساتھ قرآن آتا ہے لیکن دونوں ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور باقی ساتھیوں کو تجوید سے قرآن نہیں آتا، تو ان میں سے جماعت کون کرائے؟ (ایک سائل)

جواب: اگر ڈاڑھی والوں میں سے کوئی اتنی قراءت پر قادر ہو جس سے نماز ہو جاتی ہو تو اس کو امامت کرانی چاہیے، ورنہ ایسی ضرورت کے موقع پر بے ریش کی اقتداء میں بھی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

تاش یا لڈو اور کیرم بورڈ وغیرہ کھیلنے کا حکم:

سوال: لڈو، تاش اور کیرم میں کیا فرق ہے؟ لڈو، کیرم بورڈ کھیلنا جائز کہتے ہیں تاش ناجائز؟ برائے کرم وضاحت فرمائیں۔ (ایک سائل)

جواب: تاش سے فقہاءِ کرام درج ذیل وجوہ سے منع کرتے ہیں:

1- تاش کے پتوں پر تصاویر ہوتی ہیں۔

2- اس کھیل میں بالعموم جوا کھیلا جاتا ہے۔

3- یہ کھیل فساق وفجار کا معمول ہے۔

4- اس میں انہماک بھی غیر معمولی ہوتا ہے، جو فرائض وواجبات سے غافل کردیتا ہے۔

5- اس کھیل سے تفریح کی بجائے ذہنی تکان ہوتا ہے۔

6- اس کھیل کا کوئی صحیح مقصد بھی نہیں ہے۔

باقی لڈو اور کیرم بورڈ کھیلنا فی نفسہٖ جائز ہے مگر ان میں بھی اگر درجِ بالا اُمور میں سے کوئی اَمر موجود ہو مثلاً انہماک ایسا ہو جو فرائض وحقوقِ واجبہ سے غافل کردے یا تصاویر ہوں وغیرہ تو یہ کھیل بھی ناجائز ہو جائیں گے۔ (مختصر اَز کھیل کود اور تفریح کی شرعی حیثیت)

احتیاطاً مغرب کی قضا کی جائے تو اس کا طریقہ:

سوال: عمر کے نامعلوم حصہ میں نمازیں قضاء ہونے کا شبہ ہو تو احتیاطاً کچھ عرصہ نمازیں پڑھتا رہے، اور اس میں مغرب اور وتر کی تیسری رکعت پر قعدہ کرکے ایک رکعت اور ملا لیا کرے، اس میں یہ شبہہ ہے کہ پہلے نماز پڑھی ہے تو اعادہ میں چار نوافل میں سے تیسری رکعت پر قعدہ کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہونا چاہیے اور اگر پہلے نماز نہیں پڑھی ہے بلکہ اعادہ صحیح ہے تو تیسری رکعت کے بعد تاخیر سلام کی وجہ سے سجدۂ سہو ہونا چاہیے، دوسرے یہ کہ چوتھی رکعت نفل ہوگئی اور نفل شروع کرنے کے بعد نفل پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے تو اس کی تلافی کیسے ہو؟

جواب: مغرب ووتر کی احتیاطاً قضا کی جائے تو اس کا طریقہ فقہاءِ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی تحریر فرمایا ہے کہ تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرکے چوتھی رکعت بھی ملائے، اور تیسری اور چوتھی رکعت میں ضم سورت

کرے۔ باقی اس صورت میں سجدۂ سہو اس لیے نہیں کہ یہاں احتیاط کے لیے چوتھی رکعت ملائی جاتی ہے، اس لیے اس سے نماز میں کوئی نقصان نہیں آتا، نیز تیسری رکعت کے بعد قعدہ عمداً کیا جاتا ہے اور سجدۂ سہو عمد میں نہیں ہوتا۔ فقہاءِ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی تصریح فرمائی ہے کہ اس قعدہ سے نماز میں کوئی نقصان نہیں آئے گا۔ باقی نوافل شروع کرنے کے بعد اتمام تب واجب ہوتا ہے جبکہ نوافل قصداً شروع کیے جائیں، فقہاءِ کرام نے باب النوافل میں یہ مسئلہ اسی طرح ذکر فرمایا ہے: "لزم نفل شرع فیه قصداً" اور مذکورہ صورت اس میں داخل نہیں، اس لیے اس میں اتمام واجب نہیں ہوگا۔

(راجع احسن الفتاویٰ: 3/ 22)

ضروری وضاحت: یہ مسئلہ تب ہے جب کوئی احتیاطاً مغرب یا وتر کی نماز قضاء کر رہا ہو کہ میری فلاں وقت کی مغرب یا وتر کی نماز شائد رہ گئی ہے اور احتیاطاً قضاء پڑھ رہا ہوں، یعنی یقین سے معلوم نہ ہو۔ مگر جب یقین سے معلوم ہے کہ فلاں وقت کی مغرب یا وتر میں نے نہیں پڑھی اور اب قضاء کر رہا ہوں تو تین ہی رکعات پڑھے گا۔ (ابو زبیر)

جمعہ کے دن اذانِ اوّل کے بعد کوئی دینی کام کرنا:

سوال: اذانِ جمعہ کے بعد کوئی دینی کام مثلاً تعلیم حاصل کرنا، کتابوں کا مطالعہ، سبق یاد کرنا وغیرہ کر سکتے ہیں یا مسجد میں حاضری دینا واجب ہے؟ جبکہ اذانِ خطبہ سے پہلے مسجد میں پہنچ جائے۔

ہمارے یہاں اذان 01:00 بجے ہوتی ہے اور نمازِ جمعہ 02:00 بجے لیکن عموماً نمازی 02:00 بجے سے 10،12 منٹ پہلے آتے ہیں تو ایسی صورت میں اذان کتنے بجے کہنی چاہیے؟ (ایک سائل)

جواب: جمعہ کے دن اذانِ اوّل کے بعد جمعہ کی تیاری کے سوا کوئی کام بھی جائز نہیں، خواہ وہ دینی کام ہی کیوں نہ ہو۔ آج کل لوگوں میں سستی اور کاہلی عام ہونے کی وجہ سے اذانِ اوّل اردو تقریر کے بعد خطبہ سے پہلے دینی چاہیے۔

في الردّ تحت قوله ووجب السعي إليها وترك البيع: "اراد به كل عمل ينافي السعى."

فرضوں کے بعد دعا مختصر کی جائے یا طویل؟

سوال: نماز کے بعد دعا کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے، پھر اکثر ائمہ مساجد مختصر کیوں دعا کرتے ہیں؟ (ایک سائل)

جواب: فرض نماز کے بعد دعا ثابت اور مستحب ہے، اس پر اسی درجہ میں عمل کرنا کارِثواب ہے، مگر یہ واضح رہے کہ نماز ختم ہونے کے بعد مقتدی دعا کے معاملے میں امام کے تابع نہیں، امام و مقتدی ہر شخص کو اختیار ہے کہ چاہے تو مختصراً دعا کر کے چلا جائے اور اگر چاہے تو طویل دعا کرے۔ البتہ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ ظہر، مغرب اور عشاء میں سلام پھیرنے کے بعد "اللّٰهم أنت السلام" یا اس جیسی کوئی مختصر دعا کرے، اس سے زیادہ تاخیر نہ کرے اور فجر و عصر کے بعد ذکر اذکار سے فارغ ہو کر اگر چاہے تو طویل دعا کرے۔

بدکردار شخص امامت کا اہل نہیں:

سوال: ایسا شخص جس نے صرف اسکول کی تعلیم حاصل کی ہو، اس شخص نے نہ کسی مدرسے میں پڑھا ہو اور نہ ہی حافظِ قرآن ہو، اس شخص کا کردار بھی اچھا نہ ہو، وہ شخص جامع مسجد کا امام ہو اور یہ امامت اسے وراثت میں ملی ہو (یعنی اس کا والد امام تھا)۔ وہ شخص نکاح و جنازہ بھی پڑھاتا ہو، کیا وہ شخص امامت کا مستحق ہے؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز و جنازہ وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: امامت کیلئے ایسے عالم باعمل کا انتخاب ضروری ہے جس کے علم و تقویٰ اور امانت و دیانت پر لوگوں کو اعتماد ہو۔ آپ نے جن اوصاف کا تذکرہ کیا ہے، ان اوصاف کے حامل شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اگر وہ امام بن گیا ہو تو اہل اختیار پر اس کو امامت سے معزول کرنا لازم ہے، تاہم جب تک وہ امامت پر رہے

عام لوگوں کے لیے تنہا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے، ان کی نماز ہو جائے گی بشرطیکہ نماز کے فرائض وواجبات اور ضروری مسائل سے واقف ہو، نیز بقدرِ واجب تجوید کے ساتھ قراءۃ کرسکتا ہو۔ البتہ کسی شخص میں مذکورہ اوصاف موجود ہونے کا فیصلہ قریب کے ایسے علماء ہی کر سکتے ہیں جو اس شخص کے احوال سے اچھی طرح باخبر ہوں۔

جہاد کے لیے والدین کی اجازت کا حکم:

سوال: کوئی شخص جہاد کرنا چاہتا ہو اور اس کے والدین رضا مند نہ ہوں تو پھر کیا حکم ہے؟ نیز موجودہ دور میں جہاد کیا ہے؟ فرض العین ہے یا فرضِ کفایہ؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: عام حالات میں والدین کی اجازت ورضا مندی کے بغیر جہاد کے لیے جانا جائز نہیں، البتہ جب جہاد فرضِ عین ہو جائے تو ایسی صورت میں جہاد میں شرکت کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں ہوتی۔ جہاد دو صورتوں میں فرضِ عین ہوتا ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ کافر کسی مسلم ملک پر حملہ کر دیں، ایسی صورت میں اُس ملک کے تمام لوگوں پر اسلامی ریاست کا دفاع فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ حاکم مسلم کی طرف سے جہاد کا عام اعلان ہو جائے جس کو فقہی اِصطلاح میں ''نفیرِ عام'' کہتے ہیں۔

اس تفصیل کی روشنی میں موجودہ دور میں بھی جہاد کا حکم معلوم ہو گیا۔ یعنی اگر کہیں مذکورہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت موجود ہے، تو وہاں جہاد فرضِ عین ہے ورنہ فرضِ کفایہ۔

پاکستانی فوج میں ملازمت کا حکم:

سوال: موجودہ دور میں پاکستانی فوج کی سروس کرنا کیسا ہے؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: بالکل جائز ہے، البتہ جو اُمور قرآن وحدیث کی رُو سے ناجائز ہیں اُن میں سرکار سمیت کسی کی

اطاعت جائز نہیں۔

نجومی کے پاس جانا اور اس کی باتوں پر اعتماد کرنا جائز نہیں:

سوال: جو لوگ ستاروں سے لوگوں کو مستقبل کا حال بتاتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ستاروں کے علم کی کیا حقیقت ہے؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: یہ لوگ محض اندازوں سے ایسی باتیں بناتے ہیں جن کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں، ان کے پاس جانا اور ان کی باتوں پر اعتماد کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ حدیث شریف میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

انگوٹھی میں نفع ونقصان سمجھنے کا حکم:

سوال: اسلام میں انگوٹھی اور پتھروں کی کیا حقیقت ہے؟ اور پتھروں سے متعلق نفع ونقصان کا خیال کرنا کیسا ہے؟ کیا پتھر پہننے چاہئیں یا نہیں؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: اسلام کی رو سے نفع وضرر کے مالک صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔ انگوٹھی اور اس کے نگینوں وغیرہ سے نفع ونقصان کا کوئی تعلق نہیں۔ ایسا عقیدہ شرکیہ عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کے ساتھ پتھر پہننا، استعمال کرنا حرام وناجائز اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر مردوں کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے کے بقدر یا اس سے کم پہننے کی گنجائش ہے، نگینہ جس دھات کا بھی ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

تعویذ لکھوانے، گلے میں لٹکانے کا حکم:

سوال: تعویذات کے متعلق بتائیں، تعویذ کروانا، گلے میں لٹکانا کیسا ہے؟ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: جائز مقصد کے لیے جائز کلمات کے ساتھ جائز طریقہ سے تعویذ لکھنا جائز ہے، اس عقیدہ کے

ساتھ کہ ''نفع ونقصان اور صحت وشفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، البتہ تعویذ بھی دیگر طرق علاج کی طرح ایک طریقہ علاج ہے''۔ تعویذ پہننا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ اعداد میں تعویذ لکھنا بھی اکابر سے ثابت اور جائز ہے۔

نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

سوال: نماز کی نیت کی تفصیل تحریر کریں۔ (شوکت ندیم ۔ ایبٹ آباد)

جواب: نیت دل کے ارادے کا نام ہے، یعنی جب نمازی نماز شروع کرے تو اس کے دل میں شروع کی جانے والی نماز کا اس طرح استحضار ہو کہ اگر کوئی اچانک پوچھ لے کہ کیا کرنے لگے ہو تو یہ بغیر سوچے بتا سکے کہ میں فلاں نماز پڑھنے لگا ہوں۔ نوافل وسنن اور واجبات میں تو صرف اتنا استحضار ہونا کافی ہے کہ میں نماز شروع کرنے جا رہا ہوں، البتہ فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس وقت کا بھی استحضار ہو اور اس کا بھی کہ میں اس وقت کی فرض نماز پڑھنے لگا ہوں۔

اس طرح استحضار کے بعد نیت کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری نہیں، البتہ اگر دل و دماغ میں افکار و خیالات کا ہجوم ہونے کی وجہ سے ایسا ارادہ بغیر زبان سے کہے حاصل نہ ہوتا ہو، تو ایسی حالت میں جمعیت خاطر یعنی دل کو پورے طور پر متوجہ کرنے کے لیے نیت کے الفاظ زبان سے کہہ دینا مستحسن ہے۔ فرض میں اس وقت کا استحضار ضروری ہے، صرف ''إِنِّی وَجَّهْتُ الخ'' پڑھ لینا کافی نہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]